کربِ جاں
عمرانہ مشتاق

موسم

ایک دو تین
تین سے آگے چار
دیکھو بچو!
آیا موسمِ بہار
دیکھو ہوا بھی متوالی ہے
باغوں باغوں ہریالی ہے
اس کے بعد خزاں آئی ہے
پتے پیڑ، پرندے، کلیاں
سب کی لب پرَ جاں آئی ہے
گھاس ہری بھی سوکھ چکی ہے
جھیل بھری بھی سوکھ چکی ہیہر سو اداسی چھائی ہے
بچو دیکھو خزاں آئی ہے

موسم

دیکھو بچو!
سرما کا موسم ہے آیا
سردی اپنے ساتھ ہے لایا
لمبی لمبی راتیں ہوں گی
پریوں کی اب باتیں ہوں گی
فیشن والے کپڑے ہوں گے
سرد ہوا کے جھونکے ہوں گے
موسم سردی کا ہے پیارا
کاش رہے یہ سال میں سارا
دیکھو بچو!
گرما کا موسم ہے آیا
دھوپ کی شدت ساتھ ہے لایا
جسم پسینے میں بھیگے
کپڑے اچھے نہیں ہیں لگتے
لیکن اس میں بھی خوبی ہے
بارش میں ہم خوب نہاتے ہیں
آم بھی سارے مل کر کھاتے ہیں
برف کی گولی اور قلفی بھی
ٹھنڈے شربت اور لسی بھی

دن

ہفتہ اور اتوار کے دن
کھیل میں ہم گزار کے دن
جاگیں گے سوموار کو جب
پھر اسکول بلائے گا
سبق سبھی دہرائیں گے
بھولے تو پٹ جائیں گے
منگل بدھ جمعرات جمعہ
خوب چلے گی پڑھائی
پھر ہفتہ آجائے گا
چین کا سانس دلائے گا
وقت یونہی کٹ جائے گا

پھل

کتنے میٹھے میٹھے آم
بکتے ہیں نہ مہنگے آم
آڑو کھٹا میٹھا ہے
پھر بھی اچھا لگتا ہے
موسم آلو بخارے کا
مزا ہے اس چٹخارے کا
خربوزے کی بات الگ
ہے تربوز کی ذات الگ
جب خوبانی کھاتے ہیں
اور مزے ہو جاتے ہیں
کنوں بہت رسیلا ہے
پھل یہ چھیل چھبیلا ہے
سب میں صحت ہے اپنی
یہ تو دولت ہے اپنی
سارے پھل جو کھائیں گے
ہم تو موج میں آئیں گے

بھولی بچی

بھولی بھالی اک بچی تھی
سب بھائیوں میں وہ اچھی تھی
سندر سندر پیاری پیاری
اپنی ماں کی راج دلاری
پیاری پیاری باتیں کر کے
مٹکے میں وہ پانی بھر کے
بڑے گلاس میں پیتی ہے وہ
مزے مزے سے جیتی ہے وہ

گنتی

ایک دو تین چار
آؤ پروئیں مل کر ہار
پانچ چھ سات آٹھ
کیسے کرتے ہیں ہم ٹھاٹھ
نو دس گیارہ بارہ
ہاتھ میں پکڑو ایک غبارہ
تیرہ چودہ پندرہ سولہ
چہرہ مرا بھولا بھالا
سترہ اٹھارہ اور انیس
باقی گنتی ہوگئی مس

☆

باغ میں جھولا جھولے جاؤں
یونہی خوشی سے پھولے جاؤں
ڈالی ڈالی پھول سجے ہیں
سب ہی پیارے مجھے لگے ہیں
ایک طرف سے تتلی پیاری
لگتی ہے وہ کتنی پیاری
باغ میں پیڑ ہے بیروں والا
لال سنہرا پیلا کالا
شام ہوئی گھر جانا ہے اب
جا کر کھانا کھانا ہے اب

روفی خان نے عید منائی

روفی خان نے عید منائی
کھا گیا ساری دودھ ملائی
نئے نئے جب پہنے کپڑے
منہ سے پھول لگے ہیں جھڑنے
پہن چکا جب روفی کپڑے
مسجد کی جانب پھر دوڑے
آ کر کھایا شیر وخرما
ڈالا پھر آنکھوں میں سُرما
سارادن رہا چرتا ایسے
بھینسیں کھائیں چارہ جیسے
افضل اور منظور تھے ساتھ
چڑیا گھر میں دیکھا ہاتھی
بندر کے پنجرے میں پہنچے
چنے کھلائے جھولی بھر کے
رات کو جب وہ لوٹے گھر کو
پکڑے بیٹھ گئے وہ سر کو
مار کی تھی تیاری گھر میں
کیا منظر تھا اس منظر میں

روفی خان

نازک کومل ہیں یہ چھورے
گول مٹول سے گورے گورے
شکل سے لگتے ہیں یہ پٹھان
یہ ہیں اپنے روفی خان
دشمن کو بھاتے نہیں یہ
سبزی بھاجی کھاتے نہیں یہ
کھاتے ہیں یہ روغنی نان
یہ ہیں اپنے روفی خان
دل کے لگتے ہیں یہ کھوٹے
دانت ہیں ان کے چھوٹے چھوٹے
کھاتے پھرتے ہیں یہ پان
یہ ہیں اپنے روفی خان
پھرنے کے شوقین بہت ہیں
ویسے تو حسین بہت ہیں
اپنی امی کی ہیں جان
یہ ہیں اپنے روفی خان

اتنا بڑا ہے ان کا پیٹ
جیسے ان کے گھر کا گیٹ
کھا جاتے ہیں پوری ران
یہ ہیں اپنے روفی خان

روفی خان کی سالگرہ

روفی خان کی سالگرہ کا دن جو آیا
جھنڈیوں اور غباروں سے گھر کو سجایا
امی اور ابو کی خوشیوں کا حال نہ پوچھو
کیسی بدلی روفی خان کی چال نہ پوچھو
دوست اس محفل میں روفی کے سارے آئے
رنگ برنگے پیارے پیارے تحفے لائے
تحفوں میں شامل تھے بندر، شیر اور ہاتھی
ہوئے اکٹھے روفی خان کے سارے ساتھی
خالہ، خالو، مامی، ماموں سب آئے تھے
ساتھ اپنے سارے بچوں کو وہ لائے تھے
سالگرہ کا کیک جو اک دم سامنے آیا
بچوں، بڑوں سب کا دل للچایا
سالگرہ کا دن تھا تالی خوب بجی تھی
اچکن روفی خان پر دیکھو خوب سجی تھی
کیک کاٹ کر روفی خان جیسے ہی گھوما
امی جان نے خوش ہو کر پھر ماتھا چوما

روفی تو دلہا کی طرح چمک رہا تھا
سارا آنگن اس خوشبو سے مہک رہا تھا
پیار کیا سب نے اس کو لی ہیں بلائیں
دل سے روفی خاں کو سب نے دی ہیں دعائیں

روفی خان نے روزہ رکھا

روفی خان نے اک دن سوچا
سوچا سمجھا اور پھر بولا
آیا ہے رمضان کا مہینہ
نور سے پُر ہوگا اب سینہ
میں رکھوں گا اب تو روزہ
خوش ہوگا اس بات سے اللہ
شام تلک نہیں کھاؤں گا میں
مسجد میں بھی جاؤں گا میں
کھاؤں گا میں گرم پکوڑا
بیٹھوں گا میں ہو کر چوڑا
داد مجھے اب دے گی دادی
مہکے گی اس دل کی وادی
سحری بھی اب میں کھاؤں گا
روزہ رکھ کر سو جاؤں گا
ہوگی اذاں اور سائرن بجے گا
اُس دم روزہ میرا کھلے گا

☆

روفی خان تجھے کہتے ہیں
پیار تجھے کرتے رہتے ہیں
میرے گھر کے چاند ستارے
پاس آ میرے راج دلارے
سچی تیری سوچ بنا دوں
دنیا کیا ہے تجھے بتا دوں
جھوٹ کبھی مت بولنا چندا
بُرا ہے روفی جھوٹ کا پھندا
سچا بندہ رب کا ساتھی
ہوتا ہے وہ سب کا ساتھی
دامن تھامو سچائی کا
دل نہ دکھاؤ تم بھائی کا
پیارا ہے تو سچے رب کا
خیال بہت رکھنا ہے سب کا
روفی خان تو مان کے کہنا
اچھی باتیں تیرا گہنا

روفی خاں نے نقلی ڈاڑھی

روفی خان کو اِک دن سوجھی
سر پر پہنچی اُس نے ٹوپی
پاجامہ پہنا مدراسی
چپل پہنی ستیاناسی
کرتا پہنا پھولوں والا
عطر لگایا سب سے اعلیٰ
نقلی داڑھی مونچھ لگائی
ٹوٹی سے عینک بھی لگائی
لمبی چھڑی اَب ہاتھ میں پکڑی
پان جو میٹھا منہ میں ڈالا
تھا انداز یہ دادا والا
امی نے جو دیکھا اُس کو
کانوں سے پھر پکڑا اس کو
پھینٹی اس کو خوب لگائی
مدد کو خالہ بھی نہیں آئی
توبہ کر لی روفی خاں نے
مافی دی پھر اُس کی ماں نے

روفی خاں نے پتنگ اُڑائی

ڈھول اور تاشے خوب بجے تھے
گلیاں اور بازار سجے تھے
گڈیوں سے آسمان بھرا تھا
بوکاٹا کا شور مچا تھا
چھوٹے بڑے سب ہو گئے حاضر
تھے تیار بسنت کی خاطر
روفی خان نے بھی یہ منائی
رنگ برنگی پتنگ اُڑائی
اس کا شرارت کا تھا ارادہ
ڈور اُس نے لگوائی زیادہ
کلن سے پھر پیچ لگایا
کھل کر اس نے شور مچایا
کلن کا جب پتنگ کٹا تھا
بوکاٹا کا شور مچا تھا
روفی خاں نے ڈور جو چھوڑی
ہوا میں ڈولی پتنگ نگوڑی

جلد بھی روفی خان کی پھٹ گئی
چار جگہ سے انگلی کٹ گئی
رقص کیا پھر روفی خان نے
دی آواز اُسے پھر ماں نے
جلدی سے تو نیچے آجا
آج بجے گا تیرا باجا

روفی خان کا اعلان جنگ

روفی خان کی جنگ تو دیکھو
اس شوخے کا رنگ تو دیکھو
موقع پا کر اک دن سب نے
نیچے گرایا اُس کو ایسے
روفی جھٹ سے کھڑا ہوا تھا
اپنے آپ ہی بڑا ہوا تھا
غصے میں سب کو للکارا
سانپ کی صورت وہ پھنکارا
ارشد نے جو مارا اُس کو
روفی رہ گیا ہکا بکا
اکرم نے مکا جوڑ کایا
روفی خاں بے حد گھبرایا
مکا کھا کر روفی جھوما
چاروں جانب پھر وہ گھوما
کرتا ہوا اک شور پکارا
کہہ کر سب کو چور پکارا

انگلی کٹ گئی پھٹ گئی پائی
پاؤں پر بھی موچ سی آئی
حالت ہو گئی اُس کی خستہ
نیچے گر گیا اس کا بستہ
روفی خاں کس طرح بنتا
فوراً پکڑا گھر کا رستا
آج تو روفی خوار ہوا ہے
خود سے بھی بیزار ہوا ہے

KFC

روفی خاں جو نیند سے جاگے
امی کی جانب پھر بھاگے
میری پیاری امی جی
جاؤں گا میں کے ایف سی
پہلے لوں گا اک برگر
کھاؤں گا میں جی بھر کر
پیپسی مرنڈا لوں گا میں
ان کو خوب پیوں گا میں
آئس ریم بھی کھاؤں گا میں
ملک شیک بنواؤں گا میں
امی بولیں میرے پیارے لال
گھر میں پکی چنے کی دال
سیدھے کچن میں جاؤں روفی
کھاؤ مزے اڑاؤ روفی

☆

ایک ایک ایک ایک
روفی خاں ہیں بڑے ہی نیک
دو دو دو دو
دیکھو کہیں نہ جائیں کھو
تین تین تین تین
روفی خاں ہیں بڑے ذہین
چار چار چار چار
روفی خاں ہیں یاروں کے یار
پانچ پانچ پانچ پانچ
ہر شے کی کرتے ہیں جانچ
چھ چھ چھ چھ
پیار کرتے ہیں سب سے
سات سات سات سات
روفی کی انوکھی ہر بات
آٹھ آٹھ آٹھ آٹھ
گھر میں بڑے ہیں اُن کے ٹھاٹھ

نونونونو

اللہ سے وہ لگاتے لو

دس دس دس دس

اس پر ہی اب کر دو بس

چڑیا گھر

چڑا گھر پہنچے روفی خاں
رہ گئے دنگ ہوئے وہ حیراں
ٹکٹیں لے کر اندر پہنچے
اُن سے پہلے بندر پہنچے
بھالو دیکھا ہاتھی دیکھا
چیتا شیر کا ساتھی دیکھا
لومڑی کی دیکھی عیاری
سانپوں کی تھی بھری پٹاری
بطخیں بگلے طوطے دیکھے
لدُھر سارے سوتے دیکھے
زیبرے اور زرافے دیکھے
مور بھی پیارے پیارے دیکھے
رنگ برنگی چڑیاں دیکھیں
ہوتی ہوئیں سب حیراں دیکھیں
ہاتھی کا بچہ تھا پیارا
اپنی ماں کا راج دلارا

ہرنوں کی اک ڈار بھی دیکھی
اُس نے بھری پیار بھی دیکھی
بدبو سے جب جی متلایا
روفی خاں بے حد گھبرایا
چڑیا گھر سے نکل کے بھاگا
''واہ رے تیری بھرتی کا کا''

سکول

روفی خاں اسکول گیا تھا
اپنا بچپن بھول گیا تھا
پہلے دن تو وہ گھبرایا
اپنی ٹیچر سے شرمایا
ٹیچر نے کہا آ جا پیارے
دن میں دکھاؤں تجھ کو تارے
دل دھڑکا پھر روفی خاں کا
خیال اُسے پھر آیا ماں کا
قلم دوات سنبھالی اُس نے
ہر شے کر لی کالی اُس نے
پھر ٹیچر نے پاس بلایا
کان پکڑ کر مرغا بنایا
روفی خاں پر ترس جو آیا
کان چھڑائے اور سمجھایا
یہ اسکول ہے سنبھل کے رہنا
کوئی گندی بات نہ کہنا

روفی نے پھر مانگی معافی
ٹیچر نے یہ سمجھی کافی
ٹیچر نے انصاف کیا پھر
روفی خاں کو معاف کیا پھر

مداری

گلی میں آیا ایک مداری
روفی خاں نے کی تیاری
اُس نے دیکھا جھولے والا
عمر کا پکا رنگ کا کالا
دیکھ کے اُس کو روفی بولا
کھولو ذرا یہ اپنا چولا
روفی نے کہا ارے مداری
کھول دے اب تو ذرا پٹاری
واہ رے واہ رے واہ سپیرے
رنگ برنگے ناگ ہیں تیرے
کالے سبز سفید اور نیلے
سارے کے سارے زہریلے
شاں شاں کی جھنکاروں والے
زہریلی پھنکاروں والے
آنکھیں سرخ اور چھوٹی چھوٹی
جیسے ہو پائے کی بوٹی

کچھ ڈبوں کچھ دھاری والے
کچھ ہلکے کچھ بھاری والے
جب بھی سپیرا بین بجائے
سانپ بھی مستی میں لہرائے
کرے تماشہ ناگ سپیرا
آنکھوں سے جو لگے لٹیرا
ناگ تماشہ خوب دکھائے
سب بچوں کے من کو بھائے

بازار(روفی)

روفی خاں پہنچے بازار
لینے اِک پھولوں کا ہار
چلتے چلتے رستہ بھولے
گلیوں اور بازاروں میں گھومے
ہر اک سے وہ پوچھیں رستہ
گلے میں ڈالے ہوئے تھے بستہ
پوچھیں سب سے بھائی جان
کہاں ہے پھولوں کی دکان
رستہ نہیں بتائے کوئی
آئے کوئی جائے کوئی
آنکھ میں اُس کی آئے آنسو
ٹک ٹک دیکھ رہا تھا ہر سو
دائیں جانب دیکھا اُس نے
کچھ سوچا کچھ سمجھا اُس نے
نظر جو آئیں امی جان
خوش ہو گئے پھر روفی خان

مرغی پالی (روفی)

روفی خاں نے مرغی پالی
کچھ پیلی کچھ کالی کالی
لال لال سی آنکھیں اُس کی
گردن پر ہے بھوری کلغی
دانہ دنکا چنتی ہے یہ
بعد میں پانی پیتی ہے یہ
صبح کو نکلے شام کو آئے
آ کے ڈربے میں سو جائے
غوں غوں غوں غوں کرتی ہے یہ
شاید آہیں بھرتی ہے یہ
تیرتی ہے پانی میں جا کر
خوش ہوتی ہے دانہ کھا کر
سارے گھر کا مان ہے مرغی
روفی خاں کی جان ہے مرغی

پیاری پیاری گڑیا رانی

پیاری پیاری گڑیا رانی
میری فاطمہ بڑی سیانی
کھاتی ہے وہ دہی بھلے
پیتی ہے وہ ٹھنڈا پانی
کھیلتی گڑیا گڈے سے ہے
کہتی ہے یہ اُن کو جانی
جو بھی اس سے ٹکر لے گا
یاد آئے گی اُس کو نانی
ہنس مکھ ایسی لائے کوئی
کوئی نہیں ہے اس کا ثانی
ٹکا ہے یہ جان کا اُس کی
دل سے فدا ہے اُس پر ماتی

سائیکل (روفی)

روفی خاں کی سائیکل نیاری
ٹائر ہینڈل گدی پٹاری
فرسٹ پوزیشن اُس نے پائی
جس نے اُسے سائیکل دلوائی
سائیکل اُس نے ایسے چلایا
گرا تو مٹی میں وہ نہایا
اک دن عجب یہ بات ہوئی تھی
......کی سوغات ہوئی تھی
کھلا رہا اسٹور کا تالا
روفی خاں تھا قسمت والا
جھٹ باہر سائیکل کو نکالا
پیڈل کھینچ کے اُسے سنبھالا
نوکر سے سائیکل دھلوائی
سائیکل پر پھر ہوئی چڑھائی
یکدم سے پھر ہینڈل ڈولا
سائیکل نے کھایا ہچکولا

جا کے دادی سے ٹکرائی
دادی نے پھر دی تھی دہائی
آنکھ کھلی امی کی اُس کی
روفی کی پھر ہوئی پٹائی

مہینے

جنوری اور فروری کے مہینے
میٹھی سی سردی کے مہینے
کتنے دل کو بھاتے ہیں
آنکھوں کو لبھاتے ہیں
مارچ اپریل اور مئی
گرمی کو لے کر آئیں جب
گھر میں بھی اور باہر بھی
چلتے پھرتے اکثر ہم کو
خوب پسینے آتے ہیں
امی ابو روزانہ
ٹھنڈے جوس پلاتے ہیں
خوب مزے ہو جاتے ہیں
جون جولائی اور اگست
گرمی میں کرتے ہیں مست
تین مہینے چھٹیوں کے
ان کی ہے سوغات بھلی

پڑھنے اور لکھنے کا کام
جلدی جلدی نمٹا کر ہم
سیر سپاٹا کرتے ہیں
گلی محلوں میں کھیلوں گا
خوب تماشا کرتے ہیں
پھر سردی آجاتی ہے
ستمبر کی اکتوبر کی
خوب ٹھٹھرتی راتوں میں
راتیں لمبی ہوتی ہیں
مونگ پھلی بادام اخروٹ
کمبل میں گھس کر کھاتے ہیں
چائے کافی پی کر ہم
پھر خوابوں میں کھو جاتے ہیں
ایسے ہی سردی گرمی میں
یہ بارہ ماہ کٹ جاتے ہیں

سپیشل بچے (خاص بچے)

سب بچے اچھے ہوتے ہیں
سب بچے سچے ہوتے ہیں
کچھ بچے ان میں ''خاص'' بہت
ہے زیست کو ان سے آس بہت
یہ بھی اچھے ہو سکتے ہیں
یہ بھی سچے ہو سکتے ہیں
کس کے ہیں یہ لخت جگر
کاش ہو سب کو اُن کی خبر!
ان کو بھی تو ہے یہ آس
بنے گا بچہ اُن کا، باس
آؤ! مل کر وعدہ کریں
جس کو جلد ہی ایفا کریں
ان کو ان کے قدموں پر
کھڑا کریں گے مل جل کر
اُن کے دکھ سکھ بانٹیں ہم
خوشیاں اُن کو بخشیں ہم

وقت گزاریں اُن کے ساتھ
چاہے دن ہو یا ہو رات
خود پر یہ احسان کریں

حمد

خدا نے بنائے ہیں سارے جہاں
وہی اپنا خالق وہی مہرباں
یہ جگنو یہ تتلی یہ چندا اُسی کا
یہ سورج ستارے زمیں آسماں
شجر ہوں حجر ہوں پرندے کہ انساں
سبھی حمد کرتے ہیں اُس کی بیاں
وہی کو بہ کو ہے وہی چارسو
اُسی کی طرف رہتے ہیں سب رواں
وہی ذات افضل ہے اعلیٰ صفات
اُسی کو ہیں زیبا سبھی خوبیاں
اس کے ہیں یہ کائناتیں تمام
میں عمرانہ ہوں ان میں اک بے نشاں

سبزیاں

صحت جسم و جان راحت ہیں
سبزیاں تو خدا کی نعمت ہیں
فائدے بے شمار ہیں ان کے
ذائقے بے شمار ہیں اُن کے
ضامن تندرستی جسم و جاں
اُن کو کھاتے ہیں فقط ناداں
یہ سب ہی لذیذ ہوتی ہیں
اور ہر دل عزیز ہوتی ہیں
کچی سبزی سلاد کی صورت
خوب ہوتی ہے باعثِ فرحت
گرچہ مٹی میں یہ اُگائی ہیں
لگتی ہیں آسماں سے آئی ہیں
صحت اپنی بڑھانی ہے جس نے
پھر تو سبزی ہی کھانی ہے اُس نے